حالت احرام میں فوت ہونے والے کا سر اور چہرہ چھپانے کا حکم

دارالافتاء اھلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا حالت احرام میں فوت ہونے والے کا سر نہیں ڈھانپا جائے گا؟ اس حوالے سے سوشل میڈیا پر ایک حدیث مبارکہ بھی وائرل ہو رہی ہے۔ اصل مسئلہ کیا ہے؟

جواب

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

فقہائے احناف کے نزدیک ہر مسلمان میت کا چہرہ اور سَر ڈھانپ کر ہی اسے کفن دیا جائے گا، اس معاملے میں احرام و غیر احرام میں فوت ہونے کے اعتبار سے کوئی فرق نہیں۔ تفصیل اس میں یہ ہے کہ شروع اسلام میں تمام مردوں (خواہ وہ غیر حالت احرام میں فوت ہوئے ہوں) کے چہرے کھلے رکھے جاتے تھے پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ و سلم نے واضح ارشاد فرمادیا کہ:

"خمروا وجوہ موتاکم، ولا تشبھوا بالیھود"

ترجمہ: اپنے مُردوں کے چہروں کو ڈھانپ دو اور یہود کی مشابہت اختیار نہ کرو۔ (المعجم الکبیر للطبرانی، جلد 11، صفحہ 183، حدیث 11436، مطبوعہ: قاھرہ)

اس حدیث میں بیان کردہ حکم مطلق ہے، جس میں مُحرم و غیر محرم کا کوئی فرق نہیں اور اس سے سب کے حق میں پہلے والا حکم منسوخ ہو گیا۔

اسی طرح حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اذا مات الانسان انقطع عنہ عملہ الا من ثلاثۃ: الا من صدقۃ جاریۃ، او علم ینتفع بہ، او ولد صالح یدعو لہ"

ترجمہ: جب کوئی انسان فوت ہوتا ہے تو اس کا عمل اس سے منقطع ہو جاتا ہے مگر تین کام (ایسے ہیں جن کا ثواب منقطع نہیں ہوتا) یعنی صدقہ جاریہ، ایسا علم جس سے نفع حاصل کیا جائے اور نیک اولاد جو اس کے لیے دعا کرے۔

(صحیح مسلم، جلد 3، صفحہ 1255، حدیث 1631، مطبوعہ داراحیاء التراث، بیروت)

اس حدیث پاک میں بیان فرمایا گیا کہ سوائے تین اعمال کے بقیہ تمام اعمال موت کی وجہ سے ختم ہو جاتے ہیں اور جن تین اعمال کا استثنا فرمایا گیا، ان میں احرام شامل نہیں لہذا اس کے مطابق موت کی وجہ سے احرام بھی ختم ہو جاتا ہے، پس جب احرام ختم ہو گیا تو اب اس کے احکامات بھی ختم ہو جائیں گے۔ سنن ترمذی میں امام ترمذی علیہ الرحمۃ نے فرمایا:

"وقال بعض أهل العلم: إذا مات المحرم انقطع إحرامه ويصنع به كما يصنع بغير المحرم"

ترجمہ: اور بعض علماء نے فرمایا: جب احرام باندھنے والا فوت ہو جاتا ہے تو اس کا احرام ختم ہو جاتا ہے لہذا اس کے ساتھ وہی طریقہ اپنایا جائے گا جو غیر محرم کے ساتھ اپنایا جاتا ہے۔ (سنن ترمذی، ج03، ص277، مطبوعہ: مصر)

اس لیے عین ممکن ہے کہ سوال میں جس روایت کے متعلق بیان کیا گیا ہے، وہ منسوخ ہونے سے پہلے کی ہو، یا پھر یہ بھی ممکن ہے کہ اس حدیث میں بیان کردہ حکم اس اعرابی کے ساتھ خاص ہو، بقیہ کے لیے وہی عمومی حکم ہو جو اوپر بیان ہوا کہ حالت احرام میں بھی فوت ہو تو اس کے ساتھ وہی طریقہ اپنایا جائے گا جو غیر محرم کے ساتھ اپنایا جاتا ہے۔

فقہائے احناف کا مؤقف اور مستدل حدیث:

بدائع الصنائع میں ہے

"المحرم يكفن، كما يكفن الحلال عندنا أي: يغطى رأسه ووجهه ويطيب۔۔۔ ولنا ما روي عن عطاء عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه «قال في المحرم يموت: خمروهم ولا تشبهوهم باليهود» وروي عن علي أنه قال في المحرم: إذا مات انقطع إحرامه ولأن النبي صلى الله عليه وسلم قال: «إذا مات ابن آدم انقطع عمله إلا من ثلاثة: ولد صالح يدعو له، وصدقة جارية وعلم علمه الناس ينتفعون به» والإحرام ليس من هذه الثلاثة"

ترجمہ: ہمارے نزدیک محرم (یعنی احرام کی حالت میں فوت ہونے والے) کو ایسے ہی کفن دیا جائے گا جیسے حلال (یعنی غیر محرم) شخص کو دیا جاتا ہے، یعنی اس کا سر اور چہرہ ڈھانپا جائے گا اور اسے خوشبو بھی لگائی جائے گی۔ اور ہماری دلیل وہ حدیث ہے جو عطاء نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے محرم کے بارے میں فرمایا: انہیں (مرنے کے بعد) ڈھانپ دو اور یہود سے مشابہت اختیار نہ کرو۔ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے محرم کے بارے میں فرمایا: جب وہ فوت ہو جاتا ہے تو اس کا احرام ختم ہو جاتا ہے۔ اور اس لیے بھی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب انسان فوت ہو جاتا ہے، تو اس کا عمل منقطع ہو جاتا ہے سوائے تین چیزوں کے: (۱) نیک اولاد جو اس کے لیے دعا کرے، (۲) صدقہ جاریہ، اور (۳) ایسا علم جسے اس نے لوگوں کو سکھایا اور لوگ اس سے فائدہ حاصل کریں۔ اور احرام ان تین چیزوں میں سے نہیں ہے (لہذا

فوت ہونے سے دوسرے اعمال کی طرح احرام بھی ختم ہوجاتا ہے)۔ (بدائع الصنائع، کتاب الصلاۃ، جلد 01، صفحہ 308، دار الکتب العلمیۃ)

چہرہ کھلا رکھنے کے متعلق حدیث کے جوابات :

محرم کے چہرے اور سر کو نہ ڈھانپنے کا حکم منسوخ ہوچکا ہے، لہذا اس پر عمل نہیں ہوسکتا، التجرید للقدوری میں ہے

"والجواب: أن ترك تخمير الرأس كان مشروعا في بدء الإسلام في جميع الموتى اتباعا لشرع من تقدم حتى نسخ بقوله عليه الصلاة والسلام: (خمروهم، ولا تتشبهوا باليهود). فيجوز أن يكون هذا قبل النسخ، فمنع من تخميره ليس لأجل الإحرام، ومنعهم من تطييبه؛ لأنهم محرمون. وقوله: (فإنه يبعث يوم القيامة ملبيا) بيان حاله في الآخرة."

ترجمہ : اور جواب یہ ہے کہ سر کو نہ چھپانا شروع اسلام میں تمام مُردوں کے معاملے میں جائز تھا، پہلی امتوں کی شریعت کی پیروی کے طور پر، یہاں تک کہ یہ حکم منسوخ ہوگیا نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کے اس فرمان سے : "انہیں ڈھانپ دو اور یہود سے مشابہت اختیار نہ کرو۔" پس ممکن ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کا (محرم کے سر کو نہ ڈھانپنے کا) حکم منسوخ ہونے سے پہلے کا ہو، اور اس میں سر نہ ڈھانپنے کی ممانعت احرام کی وجہ سے نہ ہو۔ اور صحابہ کرام کو میت پر خوشبو لگانے سے اس لیے منع فرمایا کہ خود صحابہ کرام علیہم الرضوان حالت احرام میں تھے (اگر وہ خوشبو لگاتے تو ان کو بھی لگ جاتی)۔ اور حضور علیہ الصلاۃ والسلام کا فرمان کہ "پس وہ قیامت کے دن تلبیہ کہتے ہوئے اٹھایا جائے گا" درحقیقت اس کی آخرت کی حالت کو بیان کرنا ہے۔ (التجرید للقدوری، جلد 03، صفحہ 1055، دار السلام، القاہرۃ)

یا پھر حدیث میں بیان کردہ حکم صرف اسی اعرابی کے ساتھ خاص ہے، الکواکب للدراری میں ہے

"والحديث خاص في الإعرابي بعينه"

ترجمہ : اور حدیث صرف اس معین اعرابی کے ساتھ خاص ہے۔ (الکواکب للدراری، جلد 07، صفحہ 69، دار احیاء التراث العربی، بیروت)

بدائع الصنائع میں ہے

"أن هذا العمل منقطع على أن ذلك الحديث محمول على محرم خاص جعله النبي صلى الله عليه وسلم مخصوصا به"

ترجمہ: یہ عمل (یعنی محرم کو بغیر سر ڈھانپے دفن کرنا) منقطع ہے، اس بنا پر کہ اس حدیث کو ایک خاص محرم پر محمول کیا گیا ہے، جیسے نبی اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے اس حکم کے ساتھ خاص کر دیا تھا۔ (بدائع الصنائع، کتاب الصلاۃ، جلد 01، صفحہ 308، دارالکتب العلمیۃ)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا محمد نورالمصطفیٰ عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-4077

تاریخ اجراء: 29ذوالحجۃ الحرام1446ھ/26جون2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net